Saeed Ahmed Palanpuri
Shaikhul Hadith & Sadarul Mudarriseen
Darul Uloom Deoband

سعید احمد پالن پوری

Ref N. ....

Date......................

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر رسید محترم حضرت اقدس مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی زید فضلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکتوبِ گرامی موصول ہوا، ساتھ میں بڑے حضرت رائے پوری قدس سرہ کی وفات کے بعد نودرہ دارالعلوم دیوبند میں جو تعزیتی اجلاس ہوا تھا اور اس وقت کے دارالعلوم دیوبند کے اکابر نے شرکت فرمائی تھی اور جس کی روداد ماہنامہ القاسم میں شائع ہوئی تھی، وہ بھی موصول ہوئی اور میں نے اس کو بغور بار بار پڑھا۔

پھر مکتوبِ گرامی کے آخر میں حضرت والا نے ارقام فرمایا ہے کہ آپ نے جو مکتوب حضرت مولانا محمد سفیان صاحب مدظلہ کو لکھا تھا اور اس میں سمینار کو نوحہ کی ایک شکل قرار دیا تھا، یہ بات ذاتی نظریہ کے طور پر نہیں لکھی تھی، بلکہ بحیثیت صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند، دیوبندیت کے ترجمان کی حیثیت سے لکھی تھی، اس کو دیوبندیت قرار دیا تھا اور اب اس نظریہ کا غلط ہونا واضح ہو چکا، اس لئے آپ کو بھی اس رائے سے صراحتاً رجوع کرنا ضروری ہے۔

جواباً عرض ہے کہ میں نے وہ خط حضرت مولانا قاسمی مدظلہ کے نام سمینار میں اپنی عدم شرکت کی موّجہ اطلاع دینے کے لئے لکھا تھا، پھر مجھ سے غلطی یہ ہوئی کہ میں نے اس کی کاپی ملاحظۂ عالی کے لئے بھیج دی، جبکہ وہ میری نجی تحریر تھی، آپ کے پاس نہیں بھیجنی چاہئے تھی، مگر میں نے اس لئے بھیجی تھی کہ آپ بڑے ہیں، آپ کے سامنے بات آئے تو آپ اس سلسلہ میں بابصیرت ہوں۔ مگر ہوا یہ کہ وہ تحریر تمام اساتذہ کے پاس بھیج دی گئی جس سے اساتذہ اور طلبہ میں بے چینی پیدا ہوئی اور بات کا بتنگڑ بن گیا!

اور نفس مسئلہ کے سلسلے میں مجھے چند باتیں عرض کرنی ہیں:

اول: دیوبندیت: مسلکِ اہل السنہ والجماعہ کا دوسرا نام ہے، دونوں میں بقدر انملہ بھی فرق نہیں، دنیا کا ہر وہ مسلمان جو اہل السنہ والجماعہ کے عقائد پر ہے اور بدعات، رسومات اور خرافات سے مجتنب ہے وہ دیوبندی ہے، اگرچہ اس نے دیوبند کا نام بھی نہ سنا ہو، اور جو ان کے طریقے سے ہٹا ہوا ہے اس کو دیوبندی کہنا مشکل ہے، اگرچہ وہ دیوبند میں رہتا ہو، اور دارالعلوم کے پہلو میں بسا ہوا

H.N.6 Mohalla Androon Kotla Deoband Disst. Saharanpur U.P Pin 247554
Maktaba Hijaz Urdu Bazar Sufaid Masjid Deoband Disst. Saharanpur U.P
Mob. 09412873888

Saeed Ahmed Palanpuri
Shaikhul Hadith & Sadarul Mudarriseen
Darul Uloom Deoband

سعید احمد پالن پوری
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

Ref N. ....   Date........................

ہو، بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی نیا فرقہ ہے، اس کے اصول وعقائد مختلف ہیں، بخدا اس میں کچھ صداقت نہیں۔

دوم: اہل السنہ والجماعہ کے عقائد کا مدار قرآن وسنت اور قرونِ ثلاثہ کے عمل پر ہے، جو باتیں قرآن وسنت کے خلاف ہیں اور قرونِ ثلاثہ کے بعد پیدا ہوئی ہیں وہ رسوم وبدعات کے دائرے میں آتی ہیں، اور دارالعلوم دیوبند صرف ایک دانش گاہ نہیں بلکہ احیائے بدعت اور احیائے سنت کی ایک تحریک ہے، اس لئے ہمارے فضلاء سب سے پہلے سنت کو مضبوط پکڑتے ہیں اور بدعات کو مٹانے کی جان توڑ کوشش کرتے ہیں۔

سوم: بعض باتیں جو ایجادِ بندہ ہوتی ہیں وہ سنت کے ساتھ مشتبہ ہوجاتی ہیں، لوگ ان کو سنت سمجھنے لگتے ہیں، مگر ایک عرصہ کے بعد حقیقت سے پردہ اٹھتا ہے، اور حقیقتِ حال واشگاف ہوتی ہے، جب دیوبندیت کی تحریک شروع ہوئی تو علماء بدایوں اور علماء بریلی نے بہت سے امور میں اختلاف کیا، وہ ان کو جائز بلکہ سنت قرار دیتے تھے، اکابرین دیوبند نے بڑی محنت سے ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ یہ باتیں اہل السنہ والجماعہ کی ڈگر سے ہٹی ہوئی ہیں، مگر آج تک یہ اختلاف باقی ہے۔

اس کی ایک مثال میلاد مروجہ کا جائز ہونا اور بدعت ہونا ہے، حضرت حکیم الامت قدس سرہ کو شروع میں اس مسئلہ میں شرحِ صدر نہیں تھا، ان کی حضرت گنگوہی قدس سرہ کے ساتھ لمبی مکاتبت ہوئی ہے جو تذکرۃ الرشید میں مطبوعہ ہے، آخر میں حضرت حکیم الامت کو اس کے عدم جواز پر شرح صدر ہوا، پھر اس سلسلے میں جو کام حضرت قدس سرہٗ نے کیا وہ طبقۂ اکابر میں کسی نے نہیں کیا۔

چہارم: کسی ملت پر جب زمانہ دراز گذر جاتا ہے تو وہ اپنے ڈگر سے ہٹتی ہے، آج سے تقریباً تیس سال پہلے حضرت اقدس مولانا محمد منظور نعمانی قدس سرہٗ سے میں نے براہِ راست سنا ہے، آپ بریلویت کی رگ رگ سے واقف تھے، انھوں نے الفرقان شروع میں بریلی ہی سے نکالا تھا، انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ اب دیوبند اور بریلی میں ایک بالشت کا فاصلہ رہ گیا ہے، یعنی بریلی دیوبند کے قریب نہیں آیا وہ اپنے منہاج سے ایک انچ نہیں ہٹا، دیوبند ہٹ کر ان کے قریب جا پہنچا ہے، اس کی بے شمار مثالیں ہیں، میں چند ذکر کرتا ہوں:

دیوبندیت کا امتیاز انبیاء، اولیاء اور ان کی قبور کو صحیح مقام دینا ہے، ان کے بارے میں غلو سے بچنا ہے، مگر اب ہم بھی اولیاء کی قبور کے ساتھ وہی معاملہ کرنے لگے ہیں جن کو بدعات کے دائرے میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ اکابر کی قبروں پر کتبوں کا رواج عام ہوگیا ہے جبکہ ترمذی شریف میں حسن صحیح حدیث ہے، اس میں قبروں پر لکھنے سے منع کیا گیا ہے، ہاں یہ جزئیہ فقہ میں ضرور ہے کہ

Saeed Ahmed Palanpuri
Shaikhul Hadith & Sadarul Mudarriseen
Darul Uloom Deoband

سعید احمد پالن پوری
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند

Ref N. .... Date....................

بڑوں کی قبر پر لکھ سکتے ہیں، مگر بڑا کون ہے اس کا فیصلہ کون کرے گا؟ پس ماندگان کے نزدیک تو ان کا مرحوم بڑا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ نہ مقبرہ قاسمی میں کوئی کتبہ تھا، نہ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کی قبر پر، نہ حضرت تھانوی قدس سرہٗ کی قبر پر، مگر اب مقبرہ قاسمی میں ہم جاتے ہیں تو عیسائیوں کے قبرستان کا سماں نظر آتا ہے۔

اسی طرح زیارت قبور کا مسنون طریقہ علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ نے یہ لکھا ہے: **والمعهود من السنة ليس الا زيارتها والدعاء عندها قائما كما كان يفعل النبي صلى الله عليه وسلم في الخروج إلى البقيع**

(فتح القدیر ۲: ۱۰۲)

میں حضرت علامہ محمد ابراہیم بلیاوی قدس سرہٗ (صدر المدرسین دار العلوم دیوبند) کے ساتھ زمانۂ طالب علمی میں کئی مرتبہ قبرستان قاسمی گیا ہوں، جہاں سے قبرستان شروع ہوتا ہے۔ حضرت بجلی کے کھمبے کے پاس رک جاتے تھے اور تقریباً دس منٹ کھڑے کھڑے کچھ پڑھتے تھے، پھر واپس لوٹ جاتے تھے، بس یہی سنت ہے، مگر اب لوگ رائے پور میں اور جھنجھانہ میں سر جھکا کر مراقبہ میں بیٹھتے ہیں اور زمین سے سر ایک بالشت اوپر رہتا ہے، ہو سکتا ہے کہ کل یہ سر زمین سے لگ جائیں اور سجدہ شروع ہو جائے۔

اور فقہ میں جو جزئیہ ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسے جزئیات سنت کے معارض ہوں تو ان کو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے، ان پر نہ فتوی دیا جاتا ہے نہ عمل کیا جاتا ہے، جیسے تثویب کا استحباب تمام کتابوں میں مصرح ہے مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر نکیر فرمائی ہے، اس لئے ہم نہ اس پر عمل کرتے ہیں نہ فتوی دیتے ہیں، دوسرے حضرات اس پر عمل کرتے ہیں، یہی حال اس جزئیہ کا سمجھنا چاہئے، جب صحیح حدیث میں اس کی ممانعت ہے تو اس پر عمل کا کوئی مطلب نہیں۔

اسی طرح شامی جلد پنجم کتاب الحظر والاباحہ فصل فی اللبس کے آخر میں ہے کہ اولیاء کی قبور پر چادر چڑھانا جائز ہے، اگرچہ بدعت ہے، اس لئے کہ اکابر نے اس کو پسند کیا ہے۔ **ولكن نحن نقول الآن: إذا قصد به التعظيم في عيون العامة حتى لايحتقروا صاحب القبر، ولجلب الخشوع والأدب للغافلين الزائرين فهو جائز لأن الأعمال بالنيات، وإن كان بدعة** اھ۔ یہ جزئیہ بھی ہم نے لپیٹ کر رکھ دیا ہے، اس پر فتوی دیتے ہیں نہ عمل کرتے ہیں، اس لئے کہ اکابر کا عمل بھی اس وقت حجت ہے جب کہ قرآن وسنت اور قرونِ ثلاثہ کے عمل سے مؤید ہو، ہر حال میں اکابر کے عمل کو لینا اکابر پرستی ہے، اکابر کا اتباع نہیں۔

اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمٰن نے حجۃ اللہ البالغہ میں تحریف دین کے سات اسباب بیان کئے ہیں، ان میں ایک استحسانِ مشائخ ہے، اکابر نے جس چیز کو پسند کیا اخلاف اس کو دین سمجھ لیں اس سے بھی دین بگڑ جاتا ہے۔

پنجم: اب دیوبندیوں میں بزرگوں کی مسجد میں تدفین کا اور مدارس کے بانیان کا مدرسہ میں تدفین کا عام رواج ہو چلا ہے، جبکہ

H.N.6 Mohalla Androon Kotla Deoband Disst. Saharanpur U.P Pin 247554
Maktaba Hijaz Urdu Bazar Sufaid Masjid Deoband Disst. Saharanpur U.P
Mob. 09412873888

Saeed Ahmed Palanpuri
Shaikhul Hadith & Sadarul Mudarriseen
Darul Uloom Deoband

سعید احمد پالن پوری
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

Ref N. ....   Date......................

حدیث شریف میں اس کی صاف ممانعت ہے، اپنی ملکیت میں تدفین تو جائز ہے، یا گورغریباں میں تدفین ہو، مسجد اور مدرسہ کسی کی ملکیت نہیں، مدرسہ اس کے بانی کا ذاتی وقف نہیں، چندے سے قائم کیا گیا ہے پھر بانی کی مدرسہ میں تدفین کا کیا مطلب ہے؟ کل جب جہالت کا دور شروع ہوگا تو انہی قبروں کی پوجا شروع ہوجائے گی۔

ششم: اسی طرح حدیث میں مراثی کی ممانعت آئی ہے، اور القاسم میں جو روداد چھپی ہے، اس میں زور زور سے رونا دھونا ہوا ہے، پھر نوحہ میں اور اس میں کیا فرق رہا؟ اور بزرگوں کے عمل کی یہ تاویل کریں گے کہ اس وقت مسئلہ منقح نہیں ہوا تھا، میں نے بھی جب تک یہ مسئلہ میرے ذہن میں صاف نہیں ہوا تھا تعزیتی جلسے میں شرکت کی ہے، بلکہ تقریر بھی کی ہے، اب جب بات واضح ہوگئی تو میں قرآن وسنت پر عمل کا پابند ہوں۔

اور اس تعزیتی اجلاس میں اکابرین نے جو فرمایا تھا کہ ہمارا عمل اذکروا محاسن موتاکم کے مطابق ہے اگر اس حدیث کا یہ مطلب ہے تو نهى عن المراثى کا کیا مطلب ہوگا؟ دونوں حدیثوں میں تعارض ہوجائے گا، پس الگ الگ محمل مقرر کرنا ضروری ہے، اور اگر کوئی کہے کہ حدیث: نهى عن المراثى ضعیف ہے تو اذکروا محاسن موتاکم بھی ضعیف ہے، دونوں برابر ہوگئیں، پس الگ الگ محمل تلاش کرنا ضروری ہے اور اس اجلاس میں جس کی رپورٹ القاسم میں چھپی ہے، اردو، عربی، فارسی کے مراثی پڑھے گئے ہیں اور ان پر خوب رونا دھونا ہوا ہے، پس ایک حدیث پر عمل ہوا اور دوسری حدیث کے خلاف ہوگیا۔

ہفتم: امر منکر پر نکیر ضروری ہے، دارالعلوم میں انقلاب سے پہلے حضرت حکیم الاسلام قدس سرہ کی سرکردگی میں یہ پروگرام بنا تھا کہ مسجد چھتہ میں پندرہ محرم الحرام کو آغاز دارالعلوم کا جشن منایا جائے، سب اکابر اس پر متفق ہوگئے تھے، اگر یہ سلسلہ شروع ہوتا تو آج کیا نوبت آتی، اس کا اندازہ کرنا کوئی مشکل نہیں، اس وقت میں چھوٹا مدرس تھا، پھر بھی میں حضرت حکیم الاسلام قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس سلسلہ میں طویل گفتگو کرکے یہ سلسلہ رکوایا اور حضرت نے بنا بنایا پروگرام ملتوی کردیا۔ یہ حضرت کی وسعت ظرفی تھی کہ مجھ ناچیز کی بات آپ نے قبول فرمالی اور آئندہ کا خطرہ ٹل گیا۔

اسی طرح الہ آباد کے ایک بزرگ روپے کے پانچ سکے لے کر آئے اور حضرت حکیم الاسلام قدس سرہ کو دیئے اور کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بیداری میں آئے اور یہ روپے دیئے اور فرمایا: ایک اجلاس صد سالہ میں دینا، ایک حضرت حکیم الاسلام کو دینا الخ۔ اُسی شام کو دارالحدیث تحتانی میں جلسہ منعقد ہوا اور حضرت مولانا سالم صاحب قدس سرہ نے تقریر فرمائی اور خوب چندہ ہوا، دوسرے دن صبح میں کتابیں لے کر حضرت حکیم الاسلام کے پاس گیا اور التعلیق الصبیح میں بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے جو شرائط تھیں وہ دکھائیں اور میں نے عرض کیا کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری دنیا میں ہیں

H.N.6 Mohalla Androon Kotla Deoband Disst. Saharanpur U.P Pin 247554
Maktaba Hijaz Urdu Bazar Sufaid Masjid Deoband Disst. Saharanpur U.P
Mob. 09412873888

Saeed Ahmed Palanpuri
Shaikhul Hadith & Sadarul Mudarriseen
Darul Uloom Deoband

سعید احمد پالن پوری
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

Ref N. ....   Date....................

اور دوسری دنیا کی چیز اس دنیا میں آسکتی ہے، حجر اسود کے بارے میں روایت ہے کہ وہ جنت کا پتھر ہے، مگر انڈیا کی ٹکسال میں ڈھلا ہوا سکہ، جن پر تین شیروں کا فوٹو بھی ہے، اور سن بھی چھپا ہوا ہے، یہ سکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملکیت میں کیسے پہنچے؟ اور آپ نے ان بزرگ صاحب کو کیسے عنایت فرمائے، ضرور ان کو دھوکہ لگا ہے۔

حضرت حکیم الاسلام قدس سرہ نے میری یہ بات بھی قبول فرمالی اور دوسرے دن مغرب کے بعد دارالحدیث فوقانی میں جلسہ ہوا اور حضرت مولانا سالم صاحب قدس سرہ نے تقریر کی، اس میں صاف فرمایا کہ کل کی بات ہم نے غلبۂ محبت میں مان لی تھی، اس کو آگے نہ بڑھایا جائے۔

اور حضرت مولانا محمد سفیان صاحب قاسمی زید مجدہم نے مجھے جو جواب دیا ہے اور آپ کے پاس بھی اس کی نقل بھیجی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اکابر کی سیرت محفوظ کرنی چاہئے تا کہ اس کی پیروی کی جائے، سمینار منعقد کرنے کا یہی مقصد ہے اور انھوں نے ساتھ میں ایک فہرست بھیجی ہے جن عنوانات پر مقالات لکھوائے گئے ہیں۔

اس استدلال کا جواب میں اپنے خط میں لکھ چکا ہوں کہ ہمارے پاس مجلّات ہیں، ان میں مقالات شائع کئے جائیں اور اکابر کی سوانح لکھی جائے، سوانح لکھنا تعامل امت سے ثابت ہے، پس اس ذریعہ سے بھی اکابر کے حالات محفوظ کئے جاسکتے ہیں۔

اور دراز نفسی کا مقصد یہ ہے کہ مجھے شرح صدر نہیں، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمہ نے نوحہ کی ممانعت کی تین وجوہ لکھی ہیں، پہلی وجہ یہ لکھی ہے کہ اس سے بھولا بسرا غم تازہ ہوتا ہے، پسماندگان بمنزلۂ مریض ہیں، ان کے غم کو بھڑکانا کسی طرح مناسب نہیں، تعزیتی جلسوں میں بھی علاوہ دیگر مفاسد کے یہ مفسدہ بھی پایا جاتا ہے، اس لئے اب بھی مسئلہ میں میری وہی رائے ہے، اس لئے جناب عالی نے جو رجوع کا مشورہ دیا ہے اس حکم کی تعمیل ذرا مشکل ہے، اور جناب عالی نے جو رجوع فرمایا ہے وہ جلدی میں لیا ہوا فیصلہ ہے، جب یہ نئی صورت سامنے آئی تھی تو آپ اکابر اساتذہ اور مفتیانِ کرام کو جمع فرما کر کوئی متفقہ موقف طے فرماتے، پس لوگ چاہیں تو اس کو میری ذاتی رائے کہہ سکتے ہیں، مگر ساتھی مل جائیں گے اور قافلہ بنتا جائے گا، اور دیر سویر مسئلہ منقح ہو جائے گا، اکابر ملت اس مسئلہ کو مثبت یا منفی پہلوؤں سے مدلل کریں، اور دارالعلوم کے پرانے اختلاف سے اس کو جوڑنا کسی طرح مناسب نہیں، میں نے اپنے خط میں صاف لکھا ہے کہ یہ مسلک کی بات ہے جس کی حفاظت دونوں دارالعلوموں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ والسلام مع الاحترام

سعید احمد پالن پوری

۲۷ر ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۰ راگست ۲۰۱۸ء

H.N.6 Mohalla Androon Kotla Deoband Disst. Saharanpur U.P Pin 247554
Maktaba Hijaz Urdu Bazar Sufaid Masjid Deoband Disst. Saharanpur U.P
Mob. 09412873888